(3) مستقبل رازہائے سربستہ سے بھرا ہوا ایک سفینہ ہے جس کے گرد نگاہیں منڈلاتی رہتی ہیں عقل و فہم اسے بہت دھیرے دھیرے سمجھنے کی کوشش کرتی ہے اور نظر ہیں اس کی طرف دھیرے دھیرے اٹھتی ہیں پھر بھی وہ اپنے ایک بھید کا بھی انکشاف نہیں کرتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں مستقبل میں ہوں لیکن وہ اپنی کمین گاہ میں چھپا ہوا ہے، اپنے مرکز میں پیر پھیلا کر بیٹھا ہے۔ وسیع لباس میں لپٹا ہوا ہے وہ ہماری تمناؤں اور آرزوؤں کی طرف مذاق و استہزاء کے انداز میں دیکھ رہا ہے اور حقارت و ذلت آمیز مسکراہٹ کے ساتھ مسکرا رہا ہے گویا وہ اپنے دل میں کہہ رہا ہے کہ اگر دولت و ثروت کو اکٹھا کرنے والا اس حقیقت کو جان لے کہ اس کا فائدہ صرف وارثوں کو ہوگا اسی طرح عمارت بنانے والے جان لیں کہ وہ تباہی و بربادی کے لئے تعمیری کام کر رہا ہے اور ماں باپ کے سامنے یہ حقیقت نمایاں ہو جائے کہ ان کے بیاں موت کا شکار ہونے کے لئے اولاد ہو رہی ہے تو مال جمع کرنے والا مال نہ جمع کرے اور نہ عمارت بنانے والا کوئی تعمیری کام کرے اور نہ ماں باپ اپنے ذریعہ اولاد پیدا کریں۔

انسان نے اس عالم کی ہر گھاٹی کو پامال کر لیا ہے۔ اس نے زمین کے اندر سرنگ بھی بنا رکھے ہیں اور آسمان کی سیر بھی کر لیا ہے، لوہے، تانبے کے تاروں کے ذریعہ مشرق و مغرب کی دوری کو ختم کر دیا ہے پھر اپنے عقل کی پرواز سے عالم بالا تک رسائی حاصل کر لیا ہے، کواکب و سیارہ میں رہا ہے،

(4)

ان سیاروں کے اتار چڑھاؤ، نرمی، سختی، آباد و بنجر حالتو ںنیز ان

کے ہر رطب و یابس کی چھان بین کی ہے اس کے علاوہ ستاروں کے حجم

اور شعاعوں کی مسافت کی واقفیت کے لئے پیمائشی آلے بنالئے ہیں،

کرۂ ارض کی اجمالی اور تفصیلی پیمائش کر کے کچھ اوزان متعین کرلئے

ہیں، اسی طرح سمندروں میں غوطہ زن ہو کر ان کی گہرائی کو جانا، ان

کی مٹی کی تحقیقات میں لگے، ان میں رہنے والی مخلوقات کو بے چین کیا، ان کے

دفینوں کو کھود کر نکالا۔ ان کے پوشیدہ خزانوں پر غاصبانہ قبضہ کیا۔

ان کے ہیرے جواہرات کو اپنایا، پھر آثار قدیمہ کے پتھروں اور ملبوں

کی کھدائی کے ذریعہ گزشتہ صدیوں کی دنیا کو جانا اس میں رہنے

والے لوگوں کی حالت معلوم کی کہ وہ لوگ کس طرح زندگی گذارتے

تھے، کہاں رہتے تھے کیا کھاتے اور پیتے تھے پھر حواس ظاہرہ کی وابستہ

سے حواس باطنہ تک رسائی حاصل کی اور نفوس ظاہرہ و باطنہ کو

جانا عقل و ادراک کے مراکز و مدارج پر دسترس حاصل کی یہاں

تک کہ حدیث دل اور آمد موت کی سرسراہٹ کی آواز کو سننے

کے قریب ہو گیا، اسطرح انسان اپنی ذکاوت کے ذریعہ حجاب عالم

کو چاک کرنے میں کامیاب ہو گیا اور عالم کے ہر پہلو کی عقدہ کشائی

کرلی لیکن وہ مستقبل کے دروازوں کے سامنے عاجز و مجبور

ہو کر اوندھے گر گیا اس کے کھولنے کی جرأت نہ کر سکا بلکہ

اسکو کھٹکھٹانے تک کی جسارت نہ کرسکا اس لئے کہ

Scanned with CamScanner